نوٹس برائے
کاؤنسلنگ قبل از شادی

ہدایات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
(ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ناشر
منصوبہ بندی کمیٹی بھارت

نوٹس

برائے

کاؤنسلنگ قبل از شادی

ہدایات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ناشر

منصوبہ بندی کمیٹی بھارت (قادیان۔ پنجاب)

نام کتابچہ: نوٹس برائے کاؤنسلنگ قبل از شادی
(ھدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

اشاعت اول (انڈیا): 2015ء

تعداد اشاعت: 1500

ناشر: منصوبہ بندی کمیٹی بھارت، قادیان-143516
ضلع: گورداسپور، پنجاب (انڈیا)

زیر اہتمام: نظارت نشر و اشاعت قادیان

مطبع: فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پیش لفظ

نبوت کے بعد خلافت حقہ راشدہ مومنوں اور سعید فطرتوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ نبی کی وفات کے بعد قائم ہونے والی خلافت زندگی کی گوناگوں تاریک راہوں سے گزرنے کیلئے مینار ہوتی ہے۔ چنانچہ خلیفۂ برحق زندگی کے ہر ایک پہلو کو شریعت اور منشاء الٰہی کے مطابق اجاگر کر کے اسے کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کی حد درجہ کوشش کرتے ہیں۔ اخلاقی، روحانی، اہلی، قومی، سیاسی زندگی کے صحیح اور راست خطوط کا قیام کرتے ہوئے جہاں انسانوں کے معاملات میں صفائی پیدا کرتے رہتے ہیں وہاں جا بجا انہیں حقوق اللہ کی بجا آوری کیلئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ توجہ بھی دلاتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ ہمہ اقسام کی اعلیٰ ترقیات کی ضامن صرف اور صرف خلافت ہی ہے۔

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے معاملات بالعموم انتہائی نازک ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صحیح اصولوں پر کاربند نہ رہنے سے بے شمار مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور آئے دن لڑائی جھگڑے اور تنازعات ہوتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے گھروں کا امن وسکون ختم ہو جاتا ہے اور بے چینیاں ہر طور سے پسپائی کی طرف دھکیل کر بالآخر تباہ کر دیتی ہیں۔ جس کی مثالیں ہر معاشرے میں دیکھی جاتی ہیں اور انکی صحیح رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت علی منہاج نبوت کا عظیم نظام قائم ہے اور جماعت، خلافت کی رہنمائی سے زندگی کے ہر پہلو میں ترقی کی منازل روز افزوں طے کر رہی ہے۔ شادی بیاہ اور رشتوں کی استواری اور پائیداری کے لئے بھی ہمارے پیارے امام حضرت

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ رہنمائی وکوشش کرتے ہیں اور بار بار جماعت کو اچھے اور نیک رشتوں میں بندھنے کے لئے بھرپور منصوبے کرتے اور اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہیں۔ اگلے صفحات میں حضور انور کی میرج کاؤنسلنگ کے بارہ میں اہم ھدایات اور تعلیمات جو سیدنا حضور انور نے مختلف مواقع پر دی ہیں ھدیہ قارئین کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے نافع الناس بنائے۔ منصوبہ بندی کمیٹی انڈیا نظارت نشر واشاعت قادیان کے زیر اہتمام ان مذکورہ ہدایات کو کتابچہ کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت پا رہی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک!

ناظر نشر واشاعت قادیان

فہرست مضامین

تعارف	2
قبل از شادی	2
رضامندی برائے نکاح	3
حق مہر	3
خاوند کا گھر	4
جہیز	5
ایک دوسرے سے ذمہ داریوں کی توقع	6
ذاتی معاملات کے متعلق وضاحت	7
شادی کی تقریب	8
زیورات جو شادی کے موقع پر دیئے جاویں	8
شادی کے تحائف	9
Honeymoon	9
لڑکے کے والدین کے ساتھ رہنا	10
نئی عادتیں اور طریقے	11
ہر گھر میں تعلقات کا فرق ہوتا ہے	11
اگر کوئی مشکلات سامنے آئیں تو ان کو دور کرنے کے لئے پانچ چیزوں کو مدنظر رکھا جائے	15

ان سے بچو اور ہوشیار رہو	17
اپنے ساتھی کے ساتھ اکیلے زندگی بسر کرنا	17
مالیات	19
لوگوں کو دعوت دینا	21
رشتہ داروں سے ملنا	25
تعطیلات	21
بچے	21
پیسے اور جائداد	22
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی رشتہ ناطہ کمیٹی کنیڈا کو ہدایات	22
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی رشتہ ناطہ کمیٹی یو۔کے کو ہدایات	29

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹس برائے کونسلنگ قبل از شادی

اس کام کو دُعا سے شروع کیا جائے۔تعارف کے طور پر آپ اپنے آپ کو میاں بیوی کے سامنے اور جو بھی افراد کمرے میں موجود ہیں ان کے سامنے اپنا تعارف پیش کریں۔ اس بات کا ذکر کیا جا سکتا ہے کہ تقویٰ کے لفظ کا خطبہ نکاح میں پانچ مرتبہ ذکر آیا ہے اور شادی کی بنیاد تقویٰ ہے۔

انٹرویو تقریباً ایک گھنٹہ کا ہو۔اس سے زیادہ نہیں۔طریق کار کو دلچسپ بنائیں جس میں بات چیت اور گفتگو ہو، نہ کہ صرف ہدایات۔

ضروری نوٹ:

کونسلنگ میں ضروری نہیں کہ مذہبی عقائد سکھائے جائیں یا میاں بیوی کی تربیت کی جائے یا ان کا روحانی معیار بڑھایا جائے۔اس کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ میاں بیوی کو ان عام پیش آنے والے مسائل کے متعلق بتایا جائے جو شادیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نیز ان مشکلات سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔مذہبی معلومات میں اضافہ، تربیتی اور روحانی معیار کی ترقی اضافی امور ہیں جو کہ امید ہے کہ ساتھ ساتھ حاصل ہونگے۔(یہ میاں بیوی پر منحصر ہے)

تعارف:

شادی شدہ جوڑوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کی وجہ سے یہ ضروری سمجھا گیا کہ میاں بیوی کو ان مسائل کی طرف آگاہ کیا جائے (جو دوسرے جوڑوں کو پیش آتے ہیں) یہ میٹنگ آپ کی معلومات کے لئے ہے اور آپ کو آگاہ اور تیار کرنے کے لئے ہے۔

قبل از شادی:

(یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ کتنے ہی مسائل ایسے ہیں کہ ایک شادی کے شروع ہونے سے پہلے ہی اسکے ٹوٹنے کا باعث بن جاتے ہیں)

ان مسائل سے خبردار رہیں جو کہ شادی سے پہلے ہی پیدا ہو جاتے ہیں، اُبلتے ہیں اور پھر شادی کے بعد ایک ایسا اُبال بن کر سامنے آتے ہیں جو شادی میں یا خلل ڈال دیتے ہیں یا تباہ کر دیتے ہیں۔

شادی دو افراد اور دو خاندانوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دو افراد کے درمیان مسائل کا حل کرنا دو خاندانوں کے درمیان مسائل کے حل کرنے سے نسبتاً آسان ہے۔ کیوں؟ کیونکہ خاندان میں دو سے زائد افراد موجود ہوتے ہیں جن کی روایات، عادات اور عمل ایسے ہوتے ہیں جو کہ سالوں سے ان کے ساتھ چلے آرہے ہوتے ہیں اور پکے ہو جاتے ہیں۔ میاں بیوی کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ سارے خاندان کا براہ راست مقابلہ نہ کریں۔ آپ خود اپنا خاندان اور اپنی روایات بنائیں گے۔ لیکن قبل اس کے کہ آپ یہ کریں بہتر ہے کہ آپ دونوں خاندانوں کی ان روایات، عادات اور طرز عمل کو قبول کر لیں یا برداشت

کریں جن پر وہ چل رہے ہیں۔ اگر وہ صریحاً غیر اسلامی نہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ مندرجہ ذیل ارشاد بھی کونسلنگ میں شامل کیا جائے:

اگر کوئی لڑکا یا لڑکی کسی اور احمدی سے شادی کرنا چاہتے ہوں لیکن موجودہ رشتہ ان کو زبردستی کرنا پڑ رہا ہے تو اس صورت میں والدین کے لئے بہتر ہے کہ زیادہ رکاوٹ نہ ڈالیں۔ بہتر ہوگا کہ دعا اور استخارہ کرنے یا کروانے کے بعد وہ اس رشتہ پر رضامند ہو جائیں جو ان کے بچے یا بچی کی خواہش کے مطابق ہے۔ (30؍جنوری 2015ء)

(1) رضامندی برائے نکاح:

کیا فریقین نکاح پر باہمی رضامند ہیں؟

کیا کسی فریق کو اُس کی مرضی کے خلاف نکاح پر مجبور کیا گیا ہے؟

کیا کوئی ایک فریق کسی اور سے شادی کرنے کا خواہش مند ہے یا کسی اور سے محبّت کرتا ہے؟

(2) حق مہر:

حق مہر، جو کہ خاوند کی طرف سے بیوی کو ادا کیا جانا واجب ہے، مقرر کر لیا گیا ہے؟

حق مہر بیوی کا شادی کے پہلے دن سے حق ہے اور اُسے اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا، سوائے اس کے کہ دارالقضاء، بعض مخصوص حالات میں، خود ایسا کرنے کا فیصلہ کرے۔

حق مہر ادا نہ کرنے کی محض یہی صورت ہے کہ بیوی از خود اس حق سے (خاوند کی

طرف سے بغیر کسی ترغیب یا اکسائے جانے کے)مکمّل خوشی سے دستبردار ہو جائے یا مہر کی وصولی کے بعد اسے واپس کر دے۔

کیا حق مہر فریقین کی باہمی رضامندی سے طے کیا گیا ہے؟

کیا دونوں فریق حق مہر کے لئے مقرر کردہ رقم/زر پر راضی ہیں؟ (اور اس میں کسی فریق کی طرف سے نکاح فارم پر دستخط کرتے وقت کوئی تبدیلی نہیں کی گئی؟)۔ اگر حق مہر (کی رقم/زر) میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے تو کیا دونوں فریق اس پر باہمی رضامند ہیں؟

ایسا حق مہر جو کہ شہرت کی غرض سے بڑھایا گیا ہو (خواہ اس سلسلہ میں لڑکی والوں کی طرف سے یقین دہانی کرائی جائے کہ وہ اس کا کبھی بھی مطالبہ نہیں کریں گے)، سراسر نا قابل قبول ہے۔ اس کی بنیاد پر کبھی بھی نکاح کا اعلان نہیں ہونا چاہیئے۔

(3) خاوند کا گھر:

عموماً، معاشرہ میں لڑکی کو (آبائی گھر سے) رخصت کیا جاتا ہے اور وہ اپنے خاوند کے گھر میں جا کر بستی ہے (نہ کہ اس کے برعکس)۔ بعض دفعہ استثنائی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں، لیکن وہ بھی باہمی رضامندی اور سمجھوتے کے ساتھ۔

کیا یہ امر واضح ہے کہ لڑکی (خاوند کے) والدین کے گھر میں، (اُس کے) والدین کے ساتھ، رہائش پذیر ہوگی اور وہی خاوند کا گھر متصوّر ہوگا؟ اس بارہ میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیئے۔

کیا اس بارہ میں کوئی باہمی رضامندی یا سمجھوتہ پایا جاتا ہے کہ والدین کے ساتھ رہنے کا عرصہ ایک مخصوص عرصہ ہوگا؟ اگر ایسا نہیں تو، آغاز میں ہی واضح کر دینا ہوگا کہ آیا یہ

بندوبست لمبے عرصہ پر محیط ہوگا یا محدود مدّت تک کے لئے۔فریقین پر یہ بات نہ صرف واضح ہونی چاہیئے بلکہ ان کا اس امر پر باہمی رضا مند ہونا بھی ضروری ہے۔

کیا اس بارہ میں کوئی باہمی رضامندی یا سمجھوتہ پایا جاتا ہے کہ خاوند کا گھر (اس کے) والدین کے گھر سے الگ ہوگا؟ اگر ایسا ہے تو اسباب خانہ داری (فرنیچر وغیرہ) سے متعلّق ایک دوسرے سے کیا توقعات پائی جاتی ہیں؟ عموماً لڑکی والوں سے یہ توقّع کی جاتی ہے کہ وہ باورچی خانے کے ظروف، چُھری کانٹے اور دیگر اسباب وغیرہ مہیّا کریں گے۔ علاوہ ازیں (سنّت کے موافق) بیڈ روم فرنیچر وغیرہ مہیّا کرنا بھی لڑکی والوں کی ذمہ داری ہے۔ باقی ماندہ اشیاء (میز، کرسیاں، سوفے، بجلی کی مشینیں وغیرہ) کی ذمہ داری لڑکے والوں پر ہے۔اس انتظام سے کسی قسم کا انحراف کلیۃً رضا کارانہ طور پر ہوگا اور اس سلسلہ میں ایک فریق دوسرے پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالے گا۔کیا کسی فریق کو یہ محسوس ہوا ہے کہ ان پر کوئی ناجائز دباؤ ڈالا گیا ہے؟ کیا وہ (اس سے متعلّق) معاملات سے خوش ہیں اور راضی ہیں یا وہ شادی سے قبل اس بارہ میں کوئی معاملہ حل کرنا چاہتے ہیں؟

(4) جہیز:

یہ وہ ہے جو لڑکی اپنے ساتھ اپنے نئے گھر لاتی ہے۔جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کروائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں کچن کا سامان اور bed furnishing ساتھ دیا۔یہ وہ احاطہ ہے جس کے اندر جہیز آتا ہے۔

ا۔کیا کسی بھی فریق پر زور ڈالا گیا ہے کہ وہ کچھ ایسا دیں جس کو وہ خود اچھا نہیں محسوس کرتے۔جو کچھ بھی جہیز میں دیا جارہا ہے پوری رضامندی سے دیا جائے۔

ب۔ کیا جہیز جو دیا جا رہا ہے متاثر کرنے کی خاطر دیا جا رہا ہے یا کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے؟ یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ کے فضل تب ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں جب کوئی کام تقویٰ کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔

ج۔ کیا جہیز کی رقم اس لئے غیر معمولی طور پر بڑی ہے کیونکہ جوڑے کو گھر میں بسانے یعنی set کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا دونوں فریق اس سے خوش اور رضا مند ہیں؟ بعض اوقات شادیاں بعد میں اس لئے ٹوٹ جاتی ہیں جب داماد یہ محسوس کرتا ہے کہ اِسے بھکاری کی طرح سمجھا گیا تھا جو اپنی فیملی کے لئے روزی روٹی نہیں مہیا کر سکا۔ اور اس لئے جہیز زیادہ دیا گیا۔

د۔ اگر لڑکی والے (سنّت کے مطابق) جہیز مہیا کرنے کے قابل نہیں، شاید مالی مشکلات کی بناء پر یا بیرون ملک سے آنے کی وجہ سے یا اور کوئی وجوہات کی بناء پر تو کیا یہ بات لڑکے والوں نے سمجھ لی ہے اور قبول کر لی ہے؟ اگر یہ بات بعد میں رنجشوں کا باعث بنے گی تو شادی کی کارروائی کو آگے بڑھانا اچھا نہیں ہوگا۔

(5) ایک دوسرے سے ذمہ داریوں کی توقع:

ا۔ اگر دونوں فریق کے مابین اس کے متعلق بات ہو چکی ہے تو اس کے متعلق اب سننا اور جان لینا اچھا ہوگا۔ لڑکی سے کیا توقع کی جاتی ہے یعنی وہ گھریلو کام، کھانا پکانا، گھر کو صاف رکھنا وغیرہ وغیرہ کرے گی؟ لڑکے سے کیا توقع کی جاتی ہے؟ کام پر جانا، گھریلو کام میں مدد وغیرہ وغیرہ۔ کیا دونوں فریق اپنے اپنے رول سے خوش اور رضا مند ہیں؟ کیا کوئی ایسے امور ہیں جو شاید جھگڑے کے باعث بن سکتے ہیں، مثلاً لڑکی سے یہ اُمید کی جائے کہ

وہ باوجوداس کے کہ گھر میں قابل بہن بھائی اور بھابیاں ہونے کے تمام گھرانے کے لئے کھانا پکائے، کپڑے دھوئے اور پورے گھر کی صفائی کرے۔ لڑکے سے یہ اُمید کی جائے کہ وہ بیوی کوسال میں دومرتبہ سیر کے لئے بیرون ملک چھٹیوں پر لے کر جائے وغیرہ

ب۔کیا لڑکی کو پتہ ہے کہ اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے نئے گھر کسی بیمار شخص کی دیکھ بھال کرے؟ ایک نرس کی طرح شاید؟ کیا بیٹے کو پتہ ہے کہ اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ اس نے لڑکی کی فیملی کی امداد کرنی ہوگی اگر وہ کسی مشکل میں مبتلا ہوں یا کوئی اچانک مصیبت آ پڑے؟

ذاتی معاملات کے متعلق وضاحت

ا۔کیا دونوں فریق کوایک دوسرے کے مندرجہ ذیل ذاتی معاملات کے متعلق خبر ہے؟:

ا۔ا۔صحت۔کیا دونوں نے ایک دوسرے کوکسی قسم کے مستقل صحت کے مسائل جو ان کو درپیش تھے یا ابھی تک ہیں آ گاہ کیا ہے؟ جیسا کہ مرگی کے دورے بے شک وہ اب دوائی کھانے سے کنٹرول میں ہے، کوئی دائمی بیماری جیسا کہ depression، diabetes،thyroid تھے ذہنی بیماری وغیرہ وغیرہ۔ یادرکھیں شادیاں بہت تلخی سے ٹوٹ جاتی ہیں اگر ایسی باتیں ایمانداری سے نہ بتائی جائیں۔

ا۔ا۔پہلی شادیاں، بیویاں (مرد کے لئے)، پہلے بچے، پہلی منگنیاں وغیرہ

ا۔ب۔ذاتی عادتیں۔جیسا کہ تمباکونوشی یا نشہ۔ماضی میں شراب یاdrug-use۔ اگر ماضی میں ان باتوں کی عادت تھی اور دیگر افراد کواس کے متعلق خبر تھی تو بہتر ہے کہ اپنے ہونے والے ساتھی کواس کے متعلق صاف صاف بتا دیں۔اگر بعد میں یہ باتیں سامنے

آئیں تو شادی ایمانداری کی کمی کی وجہ سے اور بات کو کھول کر نہ بیان کرنے کی وجہ سے بری طرح ٹوٹ سکتی ہے۔

2۔کام یا ذریعہ معاش۔سچ سچ بتائیں آپ کہاں اور کیا کام کرتے ہیں

3۔لڑکیاں کام کرنے کی خواہش رکھتی ہیں تو بتائیں

4۔بچوں کا جلد یا دیر سے ہونے کی پسند

5۔ناپسند یا پسند کہ سسرال والے باقاعدگی سے ملنے کو آئیں

6۔جماعتی کام میں شمولیت کی ناپسندیدگی ورنہ اس کی امید

7۔نماز اور جماعتی اجلاسات میں باقاعدگی سے حاضری

8۔چندہ کی ادائیگی اور جماعتی شرکت

(6)شادی کی تقریب:

ا۔شادی کے موقع پر ایسی رسومات یا عادتیں ہوسکتی ہیں جو کہ ایک خاندان میں تو بڑی عام سمجھی جاتی ہوں مگر دوسرے خاندان میں انہی رسومات کو غلط مانا جاتا ہے۔جیسے ایک خاندان کی طرف سے دوسرے خاندان کے تمام گھر والوں کو تحفہ دینا۔

۲۔شادی کے تقاریب جیسے رخصتی اور ولیمہ میں کن کن کو دعوت دی جائے گی، اور کن کن کو نہیں۔

۳۔بارات (لڑکے کی طرف سے جو شادی کا وفد نکلتا ہے)

(7)زیورات جو شادی کے موقع پر دیئے جاویں:

عموماً جو زیورات شادی کے موقع پر دیئے جاتے ہیں وہ شادی کے عہد میں ہی

شامل سمجھے جاتے ہیں، سوائے اس صورت حال میں کہ اس بارے میں پہلے سے ہی واضح طور پر بات طے ہوگئی ہو۔ اس بات کو خوب سمجھنا چاہیئے ورنہ اگر خدانخواستہ بعد میں رشتہ ٹوٹ جائے تو یہ چیزیں واپس کرنی ہونگی۔ مگر جب شادی پکی ہو جائے تو پھر یہ زیورات بیوی کے ہو جاتے ہیں اور وہ انکے ساتھ جو چاہے کرے۔

شادی کے تحائف

شادی کے موقع پر دیئے جانے والے تحائف، تحائف ہی ہوتے ہیں، اور جنہیں دیئے گئے ہیں ان کی ملکیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ قبول کرنے والا ان سے جیسے سلوک کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہی ہوگا کہ خاص طور پر سسرال کی طرف سے جو تحائف ملیں انکا خاص اہتمام کیا جائے تا انکی اہمیت ظاہر ہو۔ اگر ساس کی طرف سے کوئی کپڑا یا تحفہ ملے جو آپکی پسند کا نہ ہو، تو پھر بھی چاہیئے کہ آپ اسے کم از کم ایک دفعہ پہنتے ہوئے نظر آئیں۔ اسی طرح جہیز یا بری میں دیئے جانے والے کپڑوں کو بھی لوگوں کے سامنے پہننا چاہیئے تا کہ جنہوں نے تحفے دیئے ہیں ان کو نظر آئے۔ یاد رہے کہ یہ ہمیشہ ممکن نہیں کہ دوسرے خاندان کو آپکی تمام پسند ناپسند کا علم پہلے سے ہی ہو۔ انہوں نے تو اپنی طرف سے بہتر سے بہتر کوشش کی ہے، اور اس کوشش کا احساس نہ دکھانا شروع سے ہی ایک برا اثر چھوڑ دے گا۔ دل کو مضبوط اور جان کڑی کر کے ان چیزوں کو استعمال کریں تا کہ آپ قدردان نظر آئیں۔

Honeymoon(8):

ا۔کیا پہلے سے طے ہوا ہے یا ایک Surprise ہو گا؟ بہر حال

Honeymoon پہ نہ جانا Surprise نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر جیب اسکی اجازت نہیں دیتی تو شروع سے ہی اس بات کو واضح کر دینا چاہیئے، اور اس میں کوئی شرم کی بات نہیں۔ ان معاملات میں وضاحت کی کمی کی وجہ سے مستقبل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ اگر ملک سے باہر جانا ہو تو دیکھنا چاہئے کہ کیا پاسپورٹ اور حفاظتی ٹیکے وغیرہ سب ٹھیک ہیں؟ لڑکے کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ لڑکی پہلے سے ہی انتظام کر لے گی جب کہ اسکو تو پہلے ملک سے باہر جانے کا ہی علم نہ تھا۔

(9) لڑکے کے والدین کے ساتھ رہنا:

ا۔ پہلے چند ایام:

ا۔ا لڑکی مہمان ہے اور اسکا بہت اچھا خیال رکھنا چاہیے۔

ا۔ب اس سے ابھی گھر کے کام سنبھالنے کی توقع نہ کی جائے۔

ا۔ج سب گھر والوں کو چاہیئے کہ اسکا استقبال احسن رنگ میں کریں۔

ا۔د لڑکی نے ابھی ابھی اپنے گھر کے آرام دہ ماحول کو چھوڑا ہے اور غم اور ماں باپ سے دور ہونے کے احساسات رکھتی ہوگی۔ اس بات کو سمجھنا چاہیئے اور ہمدردی رکھنی چاہیئے۔ اس موقع پر ہمدردی نا دکھانا سسرال کو سخت اور بے رحم ہونے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا ہر صورت میں خیال رکھیں۔

ا۔ح خاوند کے سوا کسی اور فرد کو لڑکی کو گھر کے کسی کام کرنے کو نہیں کہنا چاہیئے۔ خاص طور پر ساس اور نند کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ امور بھی ایک گفتگو کی رنگ میں کرنی چاہئیں نہ کہ کسی سخت اور رُعب دار انداز میں۔ یاد رکھیئے کہ لڑکی کو اپنے گھر

کے ماحول میں آہستہ آہستہ اور حکمت اور نرمی سے شامل کرنا ہے، زبردستی گھر کا فرد بنانے کی کوشش نہ کریں۔

ا۔خ گھریلو کاموں کو انصاف سے اس طرح بانٹا جائے کہ گھر کا ہر فرد گھر کی دیکھ بھال میں حصہ لیوے۔لڑکی بطور لونڈی یا نوکرانی گھر میں نہیں آئی۔

۲۔نئی عادتیں اور طریقے:

اس بات کا خیال رکھنا کہ مختلف خاندانوں میں مختلف طور طریقے ہوتے ہیں، اور اس بات کا احساس رکھنا چاہیئے۔اگر ان کا طریقۂ عمل آپ سے مختلف ہے تو آپ اپنا طریقہ ان پہ زبردستی سے نہ ڈالیں، اور نہ انکی عادات پر ٹھٹھا کریں۔ ہمیشہ عزت اور سمجھداری اور حکمت عملی سے پیش آئیں۔

۳۔ ہر گھر میں تعلقات کا فرق ہوتا ہے:

ہر گھر میں باہمی تعلقات مختلف ہوتے ہیں۔ایک گھر میں ممکن ہے کہ ماں سارے فیصلے کرتی ہو، اور کسی دوسرے میں سب سے بڑا بیٹا یا باپ وغیرہ۔اسی کے ساتھ اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ کسی گھر میں کسی خاص نوعیت کے فیصلے ایک ہی فرد کرتا ہو۔دونوں میاں بیوی کو چاہیئے کہ وہ شروع کے ایام میں ہی اس معاملہ کو پہچان اور جان لیں اور پھر اس کا احترام بھی کریں۔اپنے طور طریقوں کو دوسروں پر لاگو کرنے کی کوشش نہ کریں، اس کا بہتر وقت بعد میں آئے گا جب شادی پکی ہو جائے گی۔ یہ نصیحت دونوں میاں بیوی کے لئے ہے۔

۴۔گھر والوں کی توقعات:

ا۔کہ اوائل کے ایام میں لڑکی دلہن کی طرح رہے اور لڑکا دُلہے کی طرح۔لڑکی کو چاہیئے کہ صبح کو تیار ہو اور اچھا لباس پہنے۔اور لڑکے کو چاہیئے کہ وہ داماد کے فرائض کو نبھاتا ہوا اپنے سسرال سے عزت سے پیش آئے۔

۲۔دوسری طرف سے دیئے جانے والے تحائف کا احترام کیا جائے۔ تحائف کی قدر کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔سسرال سے ملی ہوئی قمیص یا ہار کا پہننا نہ صرف اچھے اخلاق میں تصور کیا جائے گا بلکہ بہت اچھا اثر بھی چھوڑے گا۔

۳۔بہو کو چاہیئے کہ وہ اپنے ساس سسر کا بہت احترام کرے۔اور بیٹے کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے ماں باپ کو بطور والدین، بہت عزت دیتا رہے اور دلہن کے آنے سے اس میں کمی نہ آئے۔ دونوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ماں باپ سے رواداری اور عزت سے پیش آئیں گے۔

۵۔گھریلو پریشانیاں:

ا۔کئی مواقع پر دونوں ماں باپ کو اپنی اولاد کو کھو دینے کا احساس ضرور ہوگا، کیونکہ اب انکی اولاد صرف انکی نہیں رہی بلکہ کسی دوسرے کے ساتھ بھی وابستہ ہے۔یہ متوقع بات ہے اور اسکو سمجھنا چاہیئے۔اگر یہ بات نظر آئے تو انسان کو غصہ یا دل شکنی محسوس نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اس پر صرف صبر کرے۔اس کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان خود خاندان کا ایک حصہ ہو جائے۔یہ دونوں میاں بیوی کے لئے ضروری ہے۔

۲۔عموماً نندوں کے ساتھ معاملات مشکل ہو جاتے ہیں، کیونکہ ایک بھائی کو کسی دوسرے کے ساتھ دیکھنا مشکل ہوتا ہے۔اس کا بہترین حل یہ ہے کہ حتی الوسع اس بات کو نظر انداز کریں، چاہیئے کہ ان سے دوستی ہو جانے کی کوشش ہو۔ایسے معاملات کی تلاش رہے جو آپ دونوں میں مشترکہ پسندوالی ہوں اوران کے ذریعہ دوستی بنائی جاوے۔

٦۔ایک دوسرے سے توقعات:

ا۔اعتماد:اب زندگی میں ایک نیا ساتھی آ گیا ہے۔اب لازم ہے کہ آپس کے ہر راز اور پوشیدہ بات کو راز ہی رکھا جائے۔اس سے مراد یہ ہے کہ اب ماں باپ بہن بھائی سے زیادہ ساتھی معتمد بن گیا ہے۔یادرکھو کہ یہ اعتماد کبھی ٹوٹنے نہ پائے۔

۲۔احترام: آپ کی پسندونا پسند،آپ کا ذائقہ اور ذوق وشوق،ان کا احترام آپ کا حق ہے اوراسی طرح آپکے ساتھی کو بھی یہی حق ہے۔آپ دومختلف لوگ ہیں جو ابھی آپس میں اکٹھے ہورہے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے ذوق وشوق کو ہم آہنگ کرنے میں بڑا وقت ہوگا۔

۳۔باہمی افہام وتفہیم: میاں بیوی کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کی تکالیف اور مشکلات کو سمجھیں،یعنی وہ تکالیف جو کہ اس وقت پیش ہوتی ہیں اور ہوسکتی ہیں جب دو لوگوں کو آپس میں جوڑا جارہا ہو۔ باہمی افہام وتفہیم سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کو بدلنے کا موقع اور وقت دیں۔ اس بات کا احساس کریں کہ دونوں فریق کو آپس میں ہم آہنگ ہونے میں کچھ نہ کچھ مشکل ضرور پیش ہورہی ہوگی۔

۴۔برداشت: جب باہمی اتفاق مقصد ہو،تو ایک دوسرے کی غلطیاں اور مشکلات پر

برداشت اور صبر دکھانا چاہیئے۔ چند ایسے معاملات بھی ہوا کرتے ہیں جن کا خاتمہ کرنا بھی نہایت مشکل کام ہوتا ہے، جیسے ممکن ہو کہ ایک انسان سوتے ہوئے خراٹے لینے سے نہ رک سکے، یا اسکو پسینہ بہت آتا ہو، یا کسی خاص انداز سے دانت پیستا ہو وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا برداشت کرو اور حساس نہ بنو۔ ایسے معاملات بھی ہو سکتے ہیں جو کھانے پینے سے تعلق رکھتے ہوں، مثلاً کھانے کا ایک خاص انداز سے پکانا وغیرہ۔ یہاں برداشت اور صبر کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ عار محسوس کر کے یہ کہنا کہ آپکو تو سسرال میں کھانے پکانے کا انداز کا احترام ہی نہیں۔

۵۔ میاں بیوی کے تعلقات: بہتر ہے کہ اس قسم کے معاملات کے متعلق صرف میاں بیوی کے درمیان بات چیت رہے۔ خاص طور پر پہلے چند ہفتوں میں کسی دوسرے شخص کو اس میں داخل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جوڑے کو چاہیئے کہ وہ ان معاملات کو آپس میں حل کریں اور ناتجربہ کاری کو احساس اور ہمدردی سے حل کریں۔

۶۔ آپس میں وقت گزارنا: شادی کے اوائل ایام میں یہی توقع کی جاتی ہے کہ میاں بیوی آپس میں زیادہ سے زیادہ وقت اکٹھے گزاریں گے۔ ایسے رہنا جیسے کوئی تبدیلی ہی نہیں ہوئی نامناسب ہے اور مستقبل کے لیئے اچھی بنیاد رکھنے کی باعث نہیں ہوگی۔ مگر اسی کے ساتھ باقی گھر کے افراد کے حقوق کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

ا۔ ایک دوسرے کو کم از کم اتنی فرصت یا موقعہ دیں کہ وہ والدین یا بہن بھائی کے حقوق کا خیال رکھ سکے، مثلاً صبح ان سے ملاقات کرنا یا کھانا کھانا۔ اگر یہ گھر میں عام ہو تو مناسبت سے ہونے دیں، روک نہ بنیں۔

۲۔ گھر کے دوسرے افراد کا بھی حال پوچھنا تاکہ وہ یہ نہ محسوس کریں کہ انکو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔

۳۔اپنے گھر فون پر رابطہ کر کے ماں باپ کا پتہ کرنا،اور حال پوچھنا اور انکو اپنے حالات وغیرہ کا بتانا۔

۴۔دوستوں سے تعلق رکھنا اور انکو اپنے حالات کے بارے میں آگاہ کرنا۔مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ اب ذمہداریاں بدل چکی ہیں اور اب خاوند یا بیوی ہی سب سے اہم ہیں۔ لہٰذا ایسے کاموں کے وقت کو کم کرنا پڑے گا جو دوستوں کے ساتھ لگاتے ہیں۔مگر مکمل طور پر چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں۔

۷۔چند شروع کے ایام کے بعد: جب یہ دن گزر جاتے ہیں اور شادی کی جو انتہائی خوشی کی حالت قدرے تھمتی ہے تو انسان اپنے ساتھی اور اس کے خاندان کو ایک مختلف انداز سے اور نئی روشنی میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ایسی باتیں جو پہلے شاید نظر انداز کر دیتا تھا، اب خاص اور اہم نظر آتی ہیں۔یاد رکھنا! اب یہ ایک نئی زندگی ہے اور اس میں آپ نے سمجھوتہ کرنا ہے۔کبھی آپ نے حق چھوڑا تو کبھی انہوں نے۔درمیانی راہ کو اختیار کرو۔

اگر کوئی مشکلات سامنے آئیں تو ان کو دور کرنے کیلئے ان چیزوں کو مدنظر رکھا جائے:

1.تقویٰ کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں، اور وہ یہ ہے کہ کیا یہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشی کا موجب ہوگا یا ناراضگی کا،اس بات کو ہر وقت مقدم رکھیں۔

2.جیون ساتھی کے ساتھ مسائل: ان کو باہمی طور پر گفتگو کے رنگ میں حکمت اور برداشت سے حل کیا جا سکتا ہے۔

3.فیملی کے مسائل: ان کو بھی باہمی طور پر گفتگو کے رنگ میں حکمت اور برداشت سے حل کیا جا سکتا ہے۔اس معاملہ میں بہتر ہوگا کہ فیملی کو شامل نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی سوچ

اور سمجھ کے مطابق جو وہ بہتر سمجھیں گے بتائیں گے، جبکہ آپ کی کیونکہ ابھی نئی زندگی کا آغاز ہوا ہے اور آپ کے مشترکہ رویوں اور ترجیحات کے نتیجہ میں آپ اپنے خیالات اور عادات کو تیار کر رہے ہوں گے۔فیملی کا معاملات میں دخل، اکثر اوقات شادیوں کے ٹوٹنے کا باعث بن جاتا ہے۔

4. جھگڑے کے مواقع کبھی نہ کبھی ضرور پیدا ہوں گے بعض اوقات اکثر ہوں گے۔ مگر اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ:

i. جب دوسرا غصہ میں ہو تو بات کرنے سے یا جواب دینے سے پرہیز کریں۔

ii. کسی صورت میں بھی گندی زبان استعمال مت کریں۔

iii. کبھی بھی دوسرے فریق کی فیملی کو اپنے جھگڑے میں مت لائیں (کہ آپ کے والدین ایسے ہیں یا دوسرے رشتہ دار اس طرح ہیں وغیرہ وغیرہ)۔

iv. کبھی بھی تشدد نہ کریں (یعنی چیزیں پھینکنا یا کسی بھی طرح مارنا)۔ایک دوسرے کیلئے عزت کھونے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ جب تشدد کا رویہ اختیار کیا جائے۔

v. ہمیشہ بحث جتنی جلدی ہو سکے ختم کرنی چاہیے۔ یہ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ بندہ معافی مانگ لے (خواہ آپ کی غلطی نہ بھی ہو اور دوسرا ماننے کو تیار نہ ہو؛ آپ دوسرے کو بعد میں بھی جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے بتا سکتے ہیں) یا پھر دوسرے کی بات کا جواب نہ دیں (کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے)۔

vi. کبھی بھی جھگڑے کو حل کئے بغیر بستر میں نہ جائیں۔

5. اگر جھگڑے متواتر ہونے لگیں: ایسی صورت بعض دفعہ پیدا ہوگی۔ اس میں سمجھدار گھر کے بزرگ مدد کر سکتے ہیں، اگر تو وہ کسی کی طرفداری نہ کریں۔بعض اوقات فیملی میں نسبتاً چھوٹی عمر والے جو آپ کے ساتھی کے ہم عمر ہیں وہ ان کے زیادہ قریب ہوتے

ہیں اور آپ کی مدد میں کام آسکتے ہیں۔ اگر یہ طریقہ بھی مدد نہ دے تو بہتر ہے کہ باہر سے پوشیدہ طور پر مدد حاصل کریں۔ یہ بات بھی ضروری ہے کہ اصلاحی کمیٹی سے بھی رابطہ کریں یا اپنے علاقہ کے Counsellor یا Advisor سے۔ کبھی بھی دعاؤں کی طاقت کو نہ بھولیں۔ (ربنا ھب لنا من ازواجنا۔۔۔)۔ حضور انور کو اور اسی طرح متقی لوگوں کو دُعا کی درخواست کرنا بھی ضروری ہے اور ثواب کا باعث۔

6. فیملی کے راز: میاں بیوی کا کام ہے کہ جیسے بھی ہوں انہوں نے آپس میں نئی زندگی گزارنی ہے۔ ایک دوسرے پر اپنا بھروسہ کبھی نہ توڑیں۔ باہر کے لوگوں کو مت بتائیں کہ گھر کیا ہو رہا ہے۔ خاص طور پر دوسروں کے سامنے اپنے نئے گھر والوں کی خامیوں کا ذکر ہرگز نہ کریں۔

ان سے بچو اور ہوشیار رہو:

a. ایسے رشتہ داروں سے، جو یہ جاننے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ کیسا چل رہا ہے مگر اصل میں وہ ان باتوں سے صرف مزہ اٹھانا چاہتے ہیں اور مدد کم کرتے ہیں۔

b. ایسے دوستوں سے جو مدد کرنے کی حامی بھرتے ہیں مگر آپ کے اعتماد کو قائم نہیں رکھ سکتے، خاص طور پر آپ کی ضرورت کے پیش نظر۔

c. ایسے لوگ جو آپ سے آپ کی نئی فیملی کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں، اس امید سے کہ ان میں کوئی نقص ڈھونڈیں۔

اپنے ساتھی کے ساتھ اکیلے زندگی بسر کرنا:

اس زندگی کی تیاری کریں جو کہ آپ کی پہلی زندگی سے بالکل مختلف ہوگی۔

a. یاد رکھیں کہ آپ کی عام گھر کی روٹین بن جائے جو کہ یہ ہے:

i. اکٹھے جاگا کریں اور ناشتہ بھی اکٹھے کیا کریں۔ خاوند کو کھانا تیار نہ کرنے دیں اس حال میں کہ وہ اکیلے ہی ناشتہ کرے اور آپ بستر میں اکیلی لیٹی ہوئی ہوں۔

ii. اگر آپ دونوں اس بات پر متفق ہوں تو پھر اس بات کو مدنظر رکھیں کہ خاوند کے کپڑے اس کے کام پر جانے سے قبل استری ہوں۔

iii. اگر کھانا ساتھ دینا ہے تو خیال رکھیں کہ ایک دن پہلے رات کو تیار کر کے رکھیں، یا مناسب وقت سے پہلے۔

iv. خیال رکھیں کہ شام کا کھانا (یا دوپہر کا اگر وہ اس کیلئے گھر آئے) وقت پر تیار ہو۔ ان چیزوں کو بنانے کی کوشش کریں جو اس کی پسند بھی ہو۔

v. گھریلو کام بھی دن میں کرتے رہیں، جہاں ضرورت ہوئی وہاں Hoover پھیر دیا، کھانا تیار کرنا اور ساتھ برتن کو دھونا وغیرہ وغیرہ۔ اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔

vi. اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ جب وہ گھر آئے تو آپ بھی تیار ہوں اور مناسب لباس پہنا ہو۔ جو کام سے تھکا گھر آئے تو تکلیف کا موجب ہوتی ہے یہ بات کہ بیوی اپنے صبح کے سونے والے کپڑوں میں ہی ادھر اُدھر پھر رہی ہے گو وہ صاف ہیں۔

b. جب خاوند گھر سے کام کیلئے جاتا ہے تو یک دم اکیلا پن محسوس ہونے لگتا ہے اور ڈیپریشن کا بھی شکار ہو سکتی ہیں۔ آپ کو اس بات کی احتیاط کرنی ہوگی کہ:

i. اکیلے میں زیادہ سوچنا نہیں۔ اپنے آپ کو مصروف رکھنا۔

ii. زیادہ وقت انٹرنیٹ یا پھر فون پر خرچ کرنا بھی نقصان دہ ہے

iii. سوتے رہنا اور اپنے آپ کی اور گھر کی پرواہ نہ کرنا بھی اچھا نہیں

۳۔علیحدگی میں وقت کا صحیح استعمال کریں:

۱۔گھر کے مختلف کام کا ایک پروگرام بنائیں جن میں ہر کام کو ایک مقررہ مدت میں ختم کیا جائے۔

۲۔اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مصروف رکھیں جنکا فائدہ مستقبل میں ہوگا (جیسے کسی چیز میں course کرنا)

۳۔ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں جن سے آپکے میاں بھی راضی ہوں اور کبھی ایسے لوگوں سے نہیں جن کے بارہ میں خاوند راضی نہ ہو۔ یہ دونوں پر فرض ہے، اور دونوں کا حق ہے۔

۴۔دونوں خاندانوں میں وقتاً فوقتاً فون کریں اور انکو اپنے حالات کے بارے میں آگاہ کرتے رہیں اور دعا لیتے رہیں۔

۵۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے ذریعہ سے اپنی دینی معلومات کو بڑھانے میں مصروف رہیں۔یہ عادت آئندہ آپکو اپنی اولاد کے لیئے ایک اچھا نمونہ پیش کرنے میں مدد کرے گی۔

۶۔دونوں والدین سے وقتاً فوقتاً گفتگو کرتے رہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو تلقین کرتے رہیں۔ اس سے سب کو تسلی ملتی ہے۔

(10)مالیات:

بسا اوقات شادی کے تعلقات میں خرابی کے وقت مالی معاملات بھی درپیش ہوجاتے ہیں۔بہتر یہ ہے کہ ایسے معاملات کو انصاف اور احساس سے سنبھالا اور سلجھایا جائے۔

ا۔ گھر کے اخراجات: کیا اخراجات دونوں فریقین کی تسلی اور رضامندی کے مطابق ہیں؟ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد نے اپنے کسی رشتہ دار کو مالی لحاظ سے مدد دینے کا وعدہ دیا ہوتا ہے، اور اس بات کو واضح طور پر اور کھول کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ لڑکی کا اختیار نہیں ہے کہ مرد کی آمدنی سے اپنے کسی رشتہ دار کی مدد پر اصرار کرے۔ مگر اگر یہ حال ہو کہ آدمی کی آمد سے ایک بہت بڑا حصہ میاں بیوی کے اخراجات کے علاوہ باہر جا رہا ہو تو اسکی وضاحت شروع سے ہی ہونی چاہیئے اور دونوں اس بات پر شادی سے پہلے رضامند ہوں۔

آپس میں طے کریں کہ گھر کو کیسے چلانا ہے۔ کون ہے جو روزانہ گھر کے کام کاج کو چلائے گا؟ عموماً یہ عورت کے ذمہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں کوئی خاص قانون نہیں ہے۔ جو بھی آپس میں طے ہو، دونوں فریق کو باہمی رضامند ہونا چاہیئے۔

اگر گھر کی عورت نے گھر کے اخراجات سنبھالنے ہیں، پھر ضروری ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ ہر ہفتہ یا ہر مہینہ کتنے پیسے مناسب طور مہیا کرنے چاہیئے تا کہ گھر کے کام کاج اچھے ہو سکیں۔ اس کے لئے ہمیشہ پیسے ہونے چاہیئے اور وقتاً فوقتاً دیکھنا بھی چاہیئے کہ جتنا پیسا دیا جا رہا ہے وہ مناسب ہے یا نہیں۔

یہ بات طے کرنی چاہیئے کہ گھر کو چلانے کے لئے میاں بیوی کی کیا کیا ذمہ داریاں ہوں گی۔ یعنی بجلی پانی کا بل کون دے گا، internet bills کون دے گا، گاڑی کا petrol کون دے گا، insurance کون دے گا وغیرہ وغیرہ۔

گھر کے اخراجات کے علاوہ بیوی کو ذاتی طور پر بھی اور مناسب طور پر جیب خرچ دینا ضروری ہے تا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات پوری کر سکے۔ یہ شاید ضروری نہ ہو اگر وہ خود کام کر رہی ہے اور کما رہی ہے۔ پھر اس صورت میں گھر کے کام کاج آپس کے باہم رضامندی سے ہوں گے۔

لوگوں کو دعوت دینا: دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے کو بتائے بغیر کسی کو گھر آنے کی دعوت نہیں دینی چاہیئے۔(استثنائی صورتیں جائز ہیں)۔ کسی بھی فریق یعنی میاں بیوی کو کسی اور کو گھر پر نہیں بلانا چاہیئے جبکہ ان میں سے ایک کو ان سے کوئی مسئلہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کا خدا تعالیٰ نے حق مقرر کیا ہے(والدین اور خونی رشتہ دار)

رشتہ داروں سے ملنا: یہ ایک اچھی بات ہے کہ فریقین کے والدین کو باقاعدگی سے ملیں۔ دونوں کے حقوق ہیں اور دونوں کے اعتماد کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ حقوق تلف نہ کیئے جائیں۔

تعطیلات: شادی ایک مہنگی چیز ہے، اور یہ شائد غیر مناسب ہے کہ پہلے سال ہی میں چھٹیوں کا تقاضا کیا جائے۔ لیکن، اس کا کوئی اصولی قانون تو نہیں ہے۔ گھر کے اخراجات کو مدنظر رکھنا چاہیئے قبل اس کے کہ کسی چھٹی یا تعطیلات کا تقاضا کیا جائے۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے جیب کیا اجازت دیتی ہے اور کیا مناسب ہے۔ اچھی تعطیلات جوڑے کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہیں اور انہیں تازہ کر دیتی ہیں۔ ایسی تعطیلات جو دباؤ میں لی جائیں دونوں میں سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔

بچے:

یہ فیصلہ کہ بچے کب پیدا ہوں باہم رضامندی سے ہونا چاہیئے۔ parents in-law کی طرف سے کسی بھی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہیئے، لیکن اپنی خواہش کا اظہار کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ اگر بچے پیدا ہونے میں آپس میں اختلاف ہو، پھر اسے شادی کے پہلے یا دوسرے سال میں مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بچے ہونے میں کوئی

پیچیدگیاں ہوں۔ یہ طبی مسائل کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ طبی نکتہ نظر سے بات کرتے ہوئے، بانجھ پن دونوں کی طرف سے برابر طور پر ہوسکتا ہے، اس لئے یہ مناسب نہیں کہ کسی ایک فریق کو قصوروار ٹھہرایا جائے۔ اگر ایک سال کے بعد بھی بچہ پیدا نہ ہو تو طبی امداد لینی چاہیئے اور دونوں فریق کو اکٹھے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے۔

پیسے اور جائداد:

یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ اسلام میں جو کچھ مرد کماتا ہے وہ میاں بیوی دونوں کے لئے ہے، لیکن جو بیوی کماتی ہے، صرف اسی کی ملکیت ہے اور وہ جیسے چاہے اسے استعمال کرے۔ شوہروں کو اپنی بیویوں کی آمدنی پر نظر نہیں رکھنی چاہیئے کہ انہیں بھی اس میں سے کوئی حصہ ملے۔ نہ ہی انہیں مجبور کرنا چاہیئے یا منوانا چاہیئے کہ وہ تمہیں اپنی آمدنی دیں۔ وہ شوہر جو گھر کے اخراجات کم دیتے ہیں اس خیال سے کہ بیوی کومل کر ادا کرنا چاہیئے غلط کرتے ہیں۔ بیوی کی جانب سے اگر کوئی بھی پیسا دیا جائے، تو وہ رضا کارانہ طور پر اور اس کی اپنی خوشی سے ہونا چاہیئے۔

رشتہ ناطہ کمیٹی۔ کنیڈا کو ہدایات

رشتہ ناطہ کمیٹی کے سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ پڑھے لکھے نوجوانوں کا سلیکشن ایریا بہت خاص ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پڑھے لکھے لوگوں کے بارہ میں مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہ لڑکی سے ڈیمانڈ کر رہے ہوتے ہیں کہ تم پردہ نہیں کرو

گی۔حجاب نہیں لوگی۔سر نہیں ڈھانپو گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ ان کی کونسلنگ ہونی چاہیئے۔ان کو بتانا چاہئے کہ اسلامی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب میں نے نکاح کے خطبوں میں کچھ کہنا شروع کر دیا ہے تا کہ لوگوں میں،نو بیاہتا جوڑوں میں اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔مربیان کو بھی میں کہتا رہتا ہوں۔میرے خطبات میں سے مضامین لیں۔نکات لیں اور ان کو اپنی کونسلنگ کی ہدایات میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے جو مختلف سوالات اٹھتے ہیں ان کے صحیح جوابات کے بارہ میں آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف وقتوں میں،مختلف ہدایات دی ہیں۔وہ سب لیں،کسی ایک خطبہ پر ہی انحصار نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کونسلنگ کے دوران یہ باور کروائیں کہ شادی کا مقصد کیا ہے؟اس بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟اور تمہاری سوچ کیا ہے؟ یہ بتائیں کہ تم کہاں سے آئے ہو۔کس خاندان سے تمہارا تعلق ہے،تمہارے بڑوں نے کیا قربانیاں دیں اور پھر خدا نے کس طرح اپنے فضلوں سے نوازا ہے۔اب دنیاداری پر جاؤ اور اللہ کے فضلوں اور انعامات کا شکرانہ یہی ہے کہ دین پر رہو اور اپنے خاندان کی نیکیوں اور تقویٰ پر رہو اور خاندان کا وقار قائم رکھو۔

حضور انور نے فرمایا پس اصل چیز نیکی ہے،تقویٰ ہے،یہ ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں کینیڈا،امریکہ اور مغربی ملکوں میں بعض لڑکے بعض نا مناسب کاموں میں INVOLVE ہو جاتے ہیں اور بعض

نقائص ان میں پیدا ہو جاتے ہیں۔بعض دفعہ تربیت اور سمجھانے کے نتیجہ میں اصلاح ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ نہیں ہوتی۔اسی طرح بعض دفعہ بعض لڑکیوں میں بھی نقائص ہوتے ہیں۔بہرحال جب رشتہ ہو رہا ہو تو یہ باتیں سامنے آنی چاہئیں اور دونوں کو تقویٰ کے ساتھ بتانی چاہئیں تا کہ بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ: رشتہ ناطہ کمیٹی کو راز دار ہونا چاہئے۔آپ کا اعتماد قائم ہونا چاہئے۔اپنا اعتماد قائم کریں۔آپ لوگوں کے ہمدرد بنیں، لڑکے کے ہمدرد ہوں، لڑکی کے ہمدرد ہوں۔آپ اپنی کمیٹی کے افراد کی تعداد بڑھا سکتے ہیں۔صائب الرائے اور عقل والے اور نیک لوگوں کو آپ شامل کر سکتے ہیں۔مبلغ کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔اصل بات یہی ہے کہ لوگوں میں اپنا اعتماد قائم کریں کہ جو بات ہوگی وہ راز میں رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض خاندان ایسے ہیں جو شادی کے بعد لڑکی کو طعنہ دیتے ہیں کہ جہیز لے کر نہیں آئی، اولاد نہیں ہوتی، اس کی تو لڑکیاں ہوتی ہیں۔اس طرح لڑکے والے لڑکی کو طعنے دیتے ہیں تو پھر علیحدگی ہو جاتی ہے۔بعض دادیاں، نانیاں، پاکستان سے دیہاتی ماحول سے آئی ہیں اور دیہاتی اثر ان پر غالب ہے اور ان کی اس جاہلانہ سوچ کی وجہ سے بعض رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر یہاں لمبا عرصہ پہلے آئے ہوئے خاندان ہیں۔ان کی یہاں کی سوچ بن چکی ہے۔آزادانہ سوچ ہے۔لڑکے بھی مجھے لکھتے ہیں اور لڑکیاں بھی لکھتی ہیں کہ یہ مسائل ہمیں آ رہے ہیں۔اگر میں ان کی ساری باتیں، خطوط آپ کو مارک کر دوں تو آپ کو کسی اور کام کے لئے فرصت ہی نہ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ماں باپ میں آپس میں

اعتماد نہ ہو، انڈرسٹینڈنگ نہ ہو تو یہ بات بھی رشتوں میں مسائل کا موجب بنتی ہے۔اس لئے آپ کو کسی نفسیات دان کو بھی اپنے ساتھ رکھنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے پوچھنا ہوگا کہ کس قسم کا رشتہ چاہتی ہیں۔کیسا خاوند، کیسی بیوی ہونی چاہیئے۔اگر لڑکے کے والدین کے ساتھ لڑکی کو رہنا پڑے تو پھر کیا Limitations ہونی چاہیئے۔خاوند کو کہا جائے کہ ماں کو، باپ کو، بیوی کو اس کا حق دو۔سارے حقوق اس کو بتائیں۔حقوق سے متعلق اس کو اسلامی تعلیم بتائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات نکال کر دیئے جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ تربیت کا ایک بہت بڑا کام ہے۔اسی طرح خدام، انصار، اور لجنہ کے تربیتی شعبوں کا بھی بڑا کام ہے۔سب مل کر تربیت کرتے رہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ لڑکے اور لڑکی کو واضح کر کے بتادیں، دونوں خاندانوں کو بتا دیں کہ یہ حالات ہیں اور یہ مسائل ہیں۔اس طرح رہنا ہوگا وغیرہ۔پھر اس کے بعد وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو ایک سیمینار منعقد کرنا ہوگا جس میں یہ مسئلے بغیر نام لئے ڈسکس ہوں۔اور ان معاملات اور مسائل کے بارہ میں اسلامی تعلیمات بتائی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام اور لجنہ دونوں اپنے اپنے طور پر سروے کر کے سوالنامہ تیار کریں تا کہ اندر کی باتیں پتہ لگیں۔حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یو۔کے میں خدام سے اور لجنہ سے علیحدہ علیحدہ سروے کرایا تھا۔لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے بہت سی باتیں، امور اور ان کے سوال سامنے آئے تھے جن کے پیش نظر میں نے یو۔کے۔جرمنی کے اجتماعات اور جلسوں کے لئے تقاریر تیار کی تھیں۔اس طرح سروے کروانے سے اور

دونوں کے مسائل جاننے سے بہت سارے سوالات سامنے آجائیں گے پھر ان کے نتیجہ میں آگے تربیتی اور اصلاحی لائحہ عمل بنایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لڑکوں کی مائیں یہ کہتی ہیں کہ ہمارا لڑکا تو کمار ہا ہے اس کا رشتہ تو ہم خود تلاش کریں گی۔ جو نکمّا ہو اس کو جماعت کے سپرد کر دیتی ہیں۔ پھر جو لڑکا کمار ہا ہوتا ہے اس کا انتظار کرتی ہیں کہ کمالے اور جب بہت تاخیر ہو جاتی ہے اور رشتہ نہیں ملتا تو پھر جماعت کو کہتی ہیں کہ اس کا رشتہ کرواؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ یو۔کے کا جائزہ یہ ہے کہ وہاں 65 فیصد رشتے قائم رہتے ہیں اور 35 فیصد ٹوٹتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں 20 فیصد ٹوٹتے ہیں۔ آپ کو اس تعداد کو بھی کم کرنا چاہئے۔ یہ تعداد مزید نہ بڑھے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ لڑکا اہلِ کتاب ہے۔ آج اس زمانہ میں کونسا اہلِ کتاب ہے جو شرک نہیں کر رہا؟ مشرک سے تو شادی کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو سمجھانے کے لئے مسلسل کوشش کرنی پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لڑکے جماعت سے باہر شادی کرتے ہیں تو ان کا اخراج اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی غیر احمدی مولوی یا قاضی سے نکاح پڑھوایا ہوتا ہے۔

جو شخص کسی غیر احمدی لڑکی سے شادی باقاعدہ اجازت لے کر کرتا ہے اور اس کا نکاح احمدی پڑھاتا ہے تو اس کی خاص حالات میں اجازت دے دی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض غیر احمدی لڑکیاں اپنے والدین کے انکار کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ ان کا ولی مقرر کر دیا جائے تو جماعت خاص حالات کی وجہ سے مقرر

کر دیتی ہے اور ایسی صورت میں نکاح مسجد میں نہیں ہوتا اور مبلغ نہیں پڑھاتا۔کسی اور جگہ ہوتا ہے اور کوئی احمدی دوست پڑھا دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا ایسی شادی پر میں نے جماعتی عہدیداروں کو منع کیا ہوا ہے وہ نہیں جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو arrange marriage system ہے اس میں بھی تربیت کی کمی ہے ۔ان کو سمجھائیں کہ پہلی چیز دعا ہے۔شادی میں دولت،خوبصورتی،خاندان،حسب ونسب اور دین دیکھا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم دین کو دیکھو،تمہاری نظر دین پر ہونی چاہئے۔لڑکا بھی دیندار ہو اور لڑکی بھی دیندار ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ رشتے دیکھنے اور فیصلہ کرنے میں آپ کو،لوگوں کو دعا کی طرف لانا ہوگا کہ دعا کر کے پھر کوئی فیصلہ کرو۔

اریج میرج میں بھی آپ کو کونسلنگ کی ضرورت ہے۔یہ نہیں کہ گھر گئے۔لڑکی کی تصویریں لیں،دیکھ لی اور پھر بعد میں انکار کرتے رہے۔ایسا نہیں ہوگا کہ لڑکی کو بکاؤ مال سمجھا جائے۔رشتہ منتخب کرنے کے بھی آداب ہیں۔ان کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سوال پر کہ (بعض لڑکے یا لڑکی کے حوالہ سے جو تحقیقی رپورٹ ہوتی ہے وہ مربیان یا صدران جماعت فیملیز کو بتا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ناراضگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ مربیان کرام اور صدران کو ہدایت دیں کہ وہ از خود کسی کو نہ بتائیں۔جو بھی رپورٹ ہے سیکرٹری تربیت یا امیر کے پاس آئے اور پھر جس کو بھی بتانی ہے آپ دونوں میں سے کوئی بتائے تا کہ مربیان کرام اور صدران جماعت کی احباب کے ساتھ جو ڈیلنگ ہے اس میں کوئی حرج واقع نہ ہو اور جماعتی تربیتی امور جاری رہیں۔

تربیت کا کام ہوتا رہے اور اگر کسی فیملی نے کوئی اظہار ناراضگی کرنا ہے تو وہ مرکزی لیول پر ہی ہو۔ جماعتوں میں کوئی ایسا ماحول پیدا نہ ہو۔ مرکز کو اپنی جماعتوں کے عہدیداروں پر ہاتھ رکھنا ہوگا تا کہ تربیت کا کام ہوتا رہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ بعض دفعہ والدین کی مداخلت کی وجہ سے شادیاں نہیں ہو پاتیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ جائزہ لیں کہ کتنے ایسے والدین ہیں پھر ان کو سمجھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی میں نے دو رشتے یو۔کے میں طے کروائے ہیں۔ آپ والدین کو پہلے سمجھائیں کہ بچوں کی شادی کر دو تا کہ یہ محفوظ ہو جائیں۔ اگر وہ نہ مانیں اور اصرار کریں تو پھر ان کو بتا دیں کہ جب یہ ہمارے پاس آئیں گے تو ہم ان کی شادی کروا دیں گے تا کہ یہ غلطیوں سے بچ جائیں اور محفوظ ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا لیکن ایسے ہر کیس میں اس کی اجازت مجھ سے لینی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کی بھی کونسلنگ کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو علیحدہ بلائیں اور ان کی بھی کونسلنگ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مائیں پڑھی لکھی ہیں اور بعض ان پڑھ ہیں اور دونوں کی سوچیں مختلف ہیں۔ ان کی سوچوں اور خیالات کے مطابق ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ یہ شرط رکھ دیتے ہیں کہ لڑکی شادی کے بعد پڑھے گی اور سسرال والے اس کا خرچ ادا کریں۔ فرمایا یہ غلط ہے۔ اگر شادی کے بعد پڑھنا ہے تو خاوند کی اجازت سے ہوگا ورنہ اپنے گھر سے پڑھ کر آئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ خدام اور لجنہ میں بھی رشتہ ناطہ کے حوالہ سے کسی کا

معین طور پر تقرر ہونا چاہئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل کام تو جماعتی شعبہ رشتہ ناطہ کا ہے ۔تاہم خدام میں ایک معاون صدر اور لجنہ میں ایک معاونہ صدر کے سپرد یہ کام اس حد تک ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں اپنی اپنی فہرست کو update رکھیں ۔لجنہ نے جو سیمینارز کرنے ہیں ، ماؤں کو اور لڑکیوں کو بلانا ہے اور رشتہ ناطہ کے مسائل پر بات ہونی ہے اور ان کو اسلامی تعلیمات کے بارہ میں بتانا ہے اور ان کو سمجھانا ہے تو یہ کام معاونہ صدر کے ذریعہ ہوسکتا ہے اور اسی طرح معاون صدر خدام میں یہ کام کرسکتے ہیں ۔لیکن یہ دونوں آپ کو ریگولر رپورٹ دینے کے پابند نہیں ہوں گے ۔ان کا اپنا نظام ہے ۔ہاں صدر خدام اور صدر لجنہ کے ذریعہ آپ لسٹیں حاصل کرسکتے ہیں تاکہ آپ کے پاس جو فہرست ہے وہ update رہے ۔ ہر ماہ کے آخر پر یہ فہرست آپ ان سے حاصل کرسکتے ہیں ۔

میٹنگ کمیٹی رشتہ ناطہ یو۔کے ہدایات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمایا:۔شعبہ رشتہ ناطہ دیکھے ، جائزہ لے کہ گزشتہ سالوں میں کتنے رشتے ہوئے اور ان میں کتنے طلاق اور کتنے خلع پر منتج ہوئے ۔جو 270 رشتے یہاں ہوئے ہیں ان میں سے کتنے ایسے ہیں جہاں طلاق اور خلع ہوا ہے ۔

فرمایا:۔یورپ میں شادیاں ٹوٹنے کا مرض بڑھتا جارہا ہے علیحدگیاں ہو رہی ہیں ۔شعبہ تربیت کا بہت بڑا کام ہونے والا ہے ۔شعبہ تربیت اور اصلاحی کمیٹیاں سب مل کر کام کریں ۔سب کو بتائیں کہ کیا اسلامی تعلیم ہے میاں بیوی کے کیا حقوق و فرائض ہیں ۔یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ رشتہ کیوں کرنا ہے ۔شادی کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ۔

فرمایا:۔آپ کے شعبہ رشتہ ناطہ اور کمیٹی کی ہر ماہ ریگولر میٹنگ امیر صاحب کے

ساتھ ہونی چاہئے جس میں تمام امور ڈسکس ہوں۔

فرمایا:۔ ہر دوسرے، تیسرے مہینے خدام، لجنہ، انصار اور جماعتی طور پر والدین اور لڑکے، لڑکیوں کے سیمینارز ہوں۔ لجنہ اپنے طور پر علیحدہ سیمینار آرگنائز کر سکتی ہے۔

فرمایا:۔ بعض رشتے اس وجہ سے ٹوٹتے ہیں کہ لڑکیاں غلط امیدیں اور عادات لے کر آتی ہیں۔ لڑکے کے مالی حالات آہستہ آہستہ اچھے ہوتے ہیں۔ JOB ملتی ہے پھر آہستہ آہستہ تنخواہ بڑھتی ہے۔ ان چیزوں پر وقت لگتا ہے لیکن لڑکی پہلے دن سے ہی غلط امیدیں اور عادات لے کر آتی ہے یہاں والدین کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ تربیت کریں۔

فرمایا:۔ لڑکیوں کی تو مصروفیات، Activities وغیرہ کا پتہ چل جاتا ہے لڑکوں کی بھی Activities کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ان کی مصروفیات کیا ہیں؟ یہ تربیت کے مسائل ہیں جو پھر رشتہ ناطہ کے مسائل کا موجب بن رہے ہیں۔

فرمایا:۔ ویب سائیٹ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ تصویر نہ آئے۔ لیکن سکیورٹی کیا ہوگی۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جس کا رشتہ ہو رہا ہوتا ہے اس کے خلاف غلط باتیں دوسروں تک، یا جہاں رشتہ ہو رہا ہوتا ہے اس فیملی تک پہنچا دیتے ہیں۔ جب ان لوگوں کے رشتے ٹوٹتے ہیں تو پھر وہ لڑکی پر غلط الزامات لگا دیتے ہیں تا کہ کسی دوسری جگہ اس کا رشتہ نہ ہو سکے۔ جب مجھے پتہ چلتا ہے تو میں ان کا '**اخراج**' از نظام جماعت کرتا ہوں۔

فرمایا:۔ اگر کسی لڑکے نے، کسی پر غلط الزام لگا کر دوسرے فریق کو بدظن کیا ہے تو اس کی رپورٹ مجھے آنی چاہئے۔ اصلاحی کمیٹی بے شک اپنا کام کرے لیکن مجھے اس کی رپورٹ آنی چاہئے۔

فرمایا:۔ رشتہ ناطہ کے حوالہ سے آپ کو جو تجویز بھی کہیں سے آتی ہے اس پر غور کیا

کریں۔ایسٹ لندن سے ایک رپورٹ آئی تھی۔آپ کو بھجوائی تھی۔

حضور انور کی خدمت میں ایک تجویز پیش کی گئی کہ سیمینارز ہونے چاہئیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا اب ''ہونے چاہئیں'' کو چھوڑ کر ''ہو گئے'' پر آ جائیں۔اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ آٹھ ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایسٹ لندن جماعت میں مسائل زیادہ ہیں۔اس طرف توجہ دیں۔بریڈ فورڈ، ہڈلز فیلڈ میں بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ایسٹ لندن میں تو فائدہ اٹھا کر نظام جماعت کے خلاف بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے سٹاف کو اچھی طرح ،نرم زبان سے پبلک ڈیلنگ کرنی چاہئے۔فرمایا لوگ جو مرضی کہتے رہیں۔جب آپ کے دفتر رشتہ ناطہ/ وصیّت وغیرہ کا جواب سنتے ہیں تو بدظن ہو جاتے ہیں۔

فرمایا:۔رشتہ ناطہ کی جو ہدایات اکٹھی کی ہوئی ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر اب تک وہ ربوہ سے منگوالیں۔اس پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔

فرمایا:۔لسٹیں بنی چاہئیں پاکستان میں تو برادری سسٹم ہے مغل ہیں سیّد ہیں وغیرہ لیکن یہاں باہر تو مختلف اقوام ہیں افریقہ۔امریکہ اور یورپ میں رشتے ہیں یہ سب دیکھنا پڑے گا۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ ناطہ کے تعلق میں ایک اقتباس کا ذکر فرمایا جو الفضل ربوہ 24/دسمبر 2010ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔حضور نے فرمایا اس کی اہمیت آج بھی اُسی طرح ہے جس طرح سو سال پہلے تھی۔آپ ایک رجسٹر بنا رہے ہیں اور ریکارڈ رکھ رہے ہیں۔

فرمایا:۔گلگت پاکستان کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں آغا خانیوں کی لڑکیاں جو پڑھی لکھی ہیں انہوں نے آٹھویں،نویں پاس لڑکوں سے شادیاں کیں صرف اس وجہ سے کہ آئندہ نسل بچ جائے اور وہ پڑھ جائے۔

فرمایا:۔مختلف واقعات سامنے آتے ہیں۔مثلاً لڑکے نے کنیڈا جانا ہے اور وہاں مقیم ہونا ہے۔اب لڑکی کہتی ہے کہ اس نے کنیڈا نہیں جانا۔فرمایا بتانے والی بات ہے کہ لڑکیاں رخصت ہوا کرتی ہیں۔لڑکے رخصت نہیں ہوتے۔

فرمایا:۔فریقین کو خصوصاً لڑکی والوں کو یہ بتانا چاہئے کہ جو آپ سے تفصیل سے انفارمیشن لی جاتی ہے وہ اس وجہ سے لینی پڑتی ہیں کہ جب لڑکے والوں نے رشتہ کے حوالہ سے لڑکی کے گھر جانا ہے تو ان کو پہلے سے سارے معاملات اور حالات کا علم ہو۔یہ نہ ہو کہ بغیر انفارمیشن حاصل کئے گھر آؤ۔لڑکی دیکھو کھاؤ پیو اور واپس جا کر جواب دے دو۔جب ساری معلومات پہلے ہی حاصل ہوں گی تو پھر ایسی چیزیں کم ہوں گی۔

فرمایا:۔جس حد تک لڑکی کی ذاتی انفارمیشن لے سکتے ہیں لیں،لیکن سب راز میں رکھنا پڑے گا۔

امیر صاحب یو۔کے نے بتایا کہ تصویر دیکھ کر نہ کر دیتے ہیں۔اس پر فرمایا۔تصویر بعد میں دکھائیں پہلے کوائف وغیرہ دکھائیں۔

فرمایا:۔ماں باپ،والدین کی تربیت کی بھی ضرورت ہے۔گھر کا ماحول اچھا ہو گا،ماں باپ خوش ہوں گے تو بچوں کی بھی اچھی تربیت ہو گی۔آنے والی دلہن کے لئے بھی گھر میں اچھا ماحول ملے گا۔

فرمایا:۔آپ کے شعبہ کو صرف رشتہ سے قبل ہی نہیں بلکہ رشتوں کے بعد بھی نظر

رکھنی چاہئے۔

فرمایا:۔خدام، لجنہ نے جو اپنے اپنے کام رشتہ ناطہ کے تعلق میں کرنے ہیں وہ کریں آپ نے اپنا کام کرنا ہے۔مختلف چیک ہو رہے ہوں گے۔مختلف جگہوں سے انفارمیشن آ رہی ہوں گے تو زیادہ چیک ہوں گے۔کام بہتر ہوگا۔

ویب سائٹ کے بارہ میں بھی فرمایا۔ٹھیک ہے پورے احتیاطی تقاضوں کے ساتھ شروع کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کے بارہ میں فرمایا۔ٹھیک ہے اس کا ترجمہ کر کے دیں۔اخبار احمدیہ میں بھی دیں۔ویب سایٹ پر بھی دیں۔

فرمایا:۔جو لوگ رشتہ تلاش کرنے، رشتہ طے کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں وہ کرتے رہیں۔لیکن جب ان کی کوشش بارآور ہو جائے رشتہ طے ہو جائے تو پھر آپ کو اسکا علم ہونا چاہئے تاکہ وہ آپ کی لسٹ سے نکل جائیں۔فرمایا:۔فوراً ساتھ کے ساتھ آپ کو انفارمیشن آنی چاہئے۔منگنی اور پھر نکاح کے عرصہ میں چار چھ ماہ کا فرق ہوتا ہے۔منگنی ہو چکی ہے کوئی اور رشتہ لے کر چلا گیا، پسند آ گیا تو پہلا طے شدہ رشتہ ختم کر دیا تو پھر مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔

فرمایا:۔جو لڑکیاں کہتی ہیں کہ یو۔کے سے باہر رشتہ نہیں کرنا۔یہ غلط بات ہے دوسروں کو خراب کریں گی۔

فرمایا:۔آپ اپنی رپورٹ مجھے باقاعدہ بھجا کریں۔آپ کی باتیں مجھے پتہ نہیں لگ رہیں۔

فرمایا:۔جماعت کے تربیتی شعبے پوری طرح کام نہیں کر رہے۔بعض گھروں میں

لڑکیاں بڑی ہو جاتی ہیں۔عمر بڑھ جاتی ہے،ماں باپ آنکھیں بند کر دیتے ہیں۔لڑکی خود اپنی پسند کا رشتہ کر لیتی ہے۔

فرمایا:۔یہ رشتہ ناطہ بہت اہم شعبہ ہے۔آپ کی نظر اس پر رہنی چاہئے باقاعدہ اس کی رپورٹ آنی چاہئے۔

فرمایا ہے:۔لڑکیوں کے علیحدہ سیمینارز ہونے چاہئیں تا کہ وہ کھل کر بات کر سکیں۔

فرمایا ہے:۔خدام اپنا علیحدہ سیمینار کریں تا کہ لڑکے کھل کر اظہار کر سکیں۔

فرمایا ہے یہ بتانا چاہئے کہ عارضی فائدے اور خواہشات کے لئے اپنی اگلی نسلوں کو جماعت سے دور نہیں ہٹانا۔اپنے رشتے بھی قائم رکھیں اور اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کریں۔اپنی اولاد کی حفاظت کی خاطر قربانی دیں اور اپنے وسعت حوصلہ اور برداشت کا مادہ پیدا کریں۔

فرمایا ہے:۔یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔اس کی اہمیت کیا ہے ہم نے کس طرح اپنا تشخّص قائم رکھنا ہے۔فرمایا چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں سب کو پتہ ہونی چاہئیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔مسیح موعودؑ کو کیوں ماناہے۔

Notes For Premarital Counselling

(Directions given by Hazrat Khalifatul Masih Vth)